اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

نمازِ محمّدی

اور

مسنون دُعائیں

صحیح احادیث کی روشنی میں

حافظ صلاحُ الدّین یوسُف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي

نمازِ محمدی

اور

مسنون دعائیں

صحیح احادیث کی روشنی میں

حافظ صلاح الدین یوسف

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
کراچی • لندن • هیوسٹن • نیو یارک

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659

E-mail: darussalam@awalnet.net.sa - riyadh@dar-us-salam.com

Website: www.darussalam.com

الریاض، العلیا فون: 01 4614483 فیکس: 4644945 الملز فون: 01 4735220 فیکس: 4735221 سویلم فون: 01 2860422

مندوب ریاض موبائل 0503459695-0505196736 قصیم (بریدہ) فون/فیکس 06 3696124 موبائل 0503417156

مندوب مکہ موبائل 0502839948-0506640175 مدینہ منورہ فون 04 8234446 فیکس: 8151121 موبائل: 0503417155

جدہ فون: 02 6879254 فیکس: 6336270 الخبر فون: 03 8692900 فیکس: 8691551

ینبع البحر فون/فیکس 04 3908027 موبائل 0500887341 خمیس مشیط فون/فیکس 07 2207055 موبائل: 0500710328

شارجہ فون: 00971 6 5632623 امریکہ ہیوسٹن فون: 001 713 7220419 نیویارک فون: 001 718 6255925

لندن فون: 0044 208 539 4885 آسٹریلیا فون: 0061 2 9758 4040

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شوروم)

36- لوئر مال، سیکرٹریٹ سٹاپ، لاہور

فون: 0092 42 7240024-7232400-7111023-7110081 فیکس: 7354072 موبائل: 0322-8484569

Website: www.darussalampk.com E-mail: info@darussalampk.com

لاہور غزنی سٹریٹ اردو بازار فون: 7120054 فیکس: 7320703 موبائل: 0321-4439150

مون مارکیٹ اقبال ٹاؤن فون: 7846714 موبائل: 0321-4156390

Y-260 بلاک کمرشل ایریا فیز III ڈیفنس لاہور فون: 042-5084895 موبائل: 0321-4212174

اسلام آباد F-8 مرکز فون/فیکس: 051 2281513 موبائل: 0321-5370378

کراچی (D.C.H.S/ 110,111-Z) مین طارق روڈ [illegible]

فون: 021 4393936 فیکس: 4393937 موبائل: 0321-2441843

Darussalamkhi@darussalampk.com

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نماز کی فرضیت و اہمیت

نماز، اِسلام کا ایک ایسا حکم ہے جس کی فرضیت و اہمیت سے کسی کو انکار نہیں۔ کیونکہ قرآنِ کریم اور احادیث میں اس کی بڑی تاکید بیان کی گئی ہے۔ مثلاً اللہ نے فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ ①

"بے شک نماز مومنوں پر وقت پر پڑھنا فرض ہے۔"

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ ②

"نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو۔"

حدیث میں نماز کو اِسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رُکن بتلایا گیا ہے، جس سے اِس کی اہمیت واضح ہے۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلَاۃِ۔ ③

"آدمی اور شرک و کفر کے درمیان، نماز کا چھوڑنا ہے۔"

یعنی نماز کا پڑھنا، آدمی اور کفر و شرک کے درمیان ایک رکاوٹ ہے، جب ایک شخص نماز چھوڑ دیتا ہے، تو گویا اس نے اس رکاوٹ کو دُور کر دیا، اور وہ کُفر و شرک میں داخل ہوگیا۔ اِس اعتبار سے ایک نمازی، مسلمان اور بے نماز، کافِر و مشرک شمار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سوائے نماز کے کسی بھی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَرَوْنَ

① النساء: ۴/۱۰۳۔ ② الروم: ۳۰/۳۱۔
③ صحیح مسلم۔ الایمان۔ باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ۔ حدیث: ۸۲۔

شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ۔[1]

یعنی صحابہ کے نزدیک ترکِ نماز، کفر تھا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا:

"وہ عہد، جو ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان ہے، نماز ہے۔ پس جس نے نماز چھوڑ دی، اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔"[2]

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کی بابت باز پُرس ہوگی۔

"سب سے پہلی چیز، جس کا قیامت کے دن، لوگوں کے اعمال میں سے حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔"[3]

نماز کی اسی اہمیت کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حکم دیا:

"اپنے بچوں کو، جب وہ سات سال کے ہو جائیں، نماز پڑھنے کا حکم دو، اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں، (اور نماز میں سستی کریں، تو) ان کو اس پر سزا دو۔ اور (اس عمر میں) ان کے بستر بھی ایک دوسرے سے الگ کر دو۔"[4]

سات یا دس سال کی عمر میں بچہ نابالغ ہوتا ہے اور شرعی احکام کا مکلف نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمر کے بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنے اور اس پر اسے سرزنش کرنے کا حکم دیا، تو مطلب اس سے یہ ہے کہ بدوِ شعور سے ہی یہ بات بچے کے ذہن میں نقش ہو جائے کہ نماز اسلام کا نہایت اہم فریضہ ہے اور اس کے بغیر مسلمانی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ تاکہ بلوغت کے بعد، جب اس پر اسلام کے احکام و فرائض کی پابندی ضروری ہوگی، وہ نماز میں تساہل یا تغافل نہ کرے، بلکہ نماز کی پابندی کھانے پینے، سونے جاگنے اور دیگر معمولات کی طرح، اس کی زندگی کا ایک مستقل معمول ہو۔

---

① سنن ترمذی، الایمان، باب ما جاء فی ترک الصلاۃ، حدیث: ۲۶۲۲۔ ② حوالۂ مذکور، حدیث: ۲۶۲۱۔

③ ابوداؤد، الصلاۃ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل صلاۃ لا یتمہا صاحبہا... حدیث: ۸۶۴۔

④ ابوداؤد، الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، حدیث: ۴۹۵۔ ترمذی، حدیث: ۴۰۷۔

نماز کی چند ضروری شرائط

اِستقبالِ قبلہ

شرائط شرط کی جمع ہے ، شرط کا مطلب ہوتا ہے کہ اس کے بغیر وہ چیز نہیں ہوتی ۔ نماز کی بھی چند شرائط ہیں ، جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی ۔ جیسے ایک شرط استقبالِ قبلہ ہے یعنی قبلے کی طرف رُخ کرنا ۔ نماز کے لیے قبلہ رُو ہونا ضروری ہے ۔ البتّہ جنگل یا اندھیرے میں اگر سمتِ قبلہ معلوم نہ ہو ، تو اندازے سے نماز پڑھ لی جائے ۔ اگر نماز غلط رُخ پر پڑھی گئی ہو گی تب بھی جائز ہو گی ، تاہم لڑائی یا سخت خوف کی حالت میں ، کشتی ، ہوائی جہاز اور ریل میں ، اسی طرح سخت مرض میں ، جس میں حرکت ممکن نہ ہو ، استقبالِ قبلہ ضروری نہیں ، بشرطیکہ نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو ۔

سترِ عورت

یہ دوسری شرط ہے ۔ اور اس کا مطلب ، جسم کے ان حصّوں کو چھپانا ہے جن کا چھپانا ضروری ہے ۔ مرد کے لیے یہ حصّہ ناف سے گھٹنوں تک ہے یعنی مرد کے لیے نماز میں یہ حصّہ چھپائے رکھنا نہایت ضروری ہے ۔ تاہم کپڑا زیادہ ہو تو اُس کا کچھ حصّہ کندھوں پر بھی ہونا ضروری ہے ۔ مرد کا سَر ، نماز میں ننگا رہے یا ڈھکا ہُوا ؟ اس کی بابت کوئی صراحت نہیں ہے ۔ اسی لیے ننگے سَر نماز بالاتفاق جائز ہے ، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ۔ لیکن ننگے سَر رہنا اور ننگے سَر ہی نماز پڑھنا رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے معمُولات کے خلاف ہے ۔ اِس لیے ہر وقت ہی سَر ڈھانپے رکھنا شیوۂ مُسلمانی ہے ، چنانچہ محض نماز کے وقت سرڈھانپ لینا اور باقی اوقات میں ننگے سر رہنا پسندیدہ طریقہ ہے نہ ننگے سَر نماز پڑھنے کو معمُول بنا لینا ہی مستحسن امر ہے ۔ عورت کے لیے سوائے ہاتھ ، مُنہ اور پُشتِ پاؤں کے ، سارا جسم ڈھانپنا ضروری ہے ۔ گویا عورت کا سارا جسم ہی ایسا ہے کہ نماز میں اسے ڈھانپا جائے

کوئی حصّہ بھی ــ سوائے ہاتھ اور منہ کے ــ ننگا نہ رہے، ورنہ اس کی نماز نہیں ہو گی۔

تعدیلِ ارکان

یہ تیسری شرط ہے اور اس کا مطلب، نماز کے ہر رُکن کو سنّتِ نبوی علیٰ صاحبہا الصّلاۃ والتحیۃ کے مطابق ادا کرنا ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ "تم نماز اِس طرح پڑھو، جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔" (1)

اس لیے نماز کو من مانے طریقے یا کسی مخصوص فقہی طریقے سے نہیں پڑھنا، بلکہ اس طرح اطمینان سے پڑھنا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اطمینان اور خشوع خضوع سے پڑھتے تھے۔

طہارت

یہ چوتھی شرط ہے اور اس کا مطلب صفائی اور پاکیزگی ہے۔ اس کی بھی اسلام میں بڑی فضیلت اور تاکید بیان کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یہ شرط بھی ایسی ہے کہ اس کے بغیر نماز جائز نہیں۔ نماز کے لیے طہارت کا مطلب، ظاہری اور حکمی نجاست سے پاک ہونا ہے۔

ظاہری نجاست سے پاک ہونے کا مطلب ہے کہ کپڑے صاف ستھرے ہوں اور ان پر کوئی نجاست نہ لگی ہوئی ہو۔ یعنی ان پر پیشاب کے چھینٹے ہوں، نہ حیض ونفاس کا خُون اور نہ منی کے قطرے۔ اگر کپڑے پر ان میں سے کوئی چیز لگی ہو تو اس حصّے کا دھو لینا کافی ہے جس پر مذکورہ گندگی لگی ہوئی ہے، سارے کپڑے تبدیل کرنے ضروری نہیں۔ جیسے خون یا منی والا حصّہ دھو لیا جائے، پیشاب کے چھینٹے واضح نہ ہوں تو پھر کپڑا تبدیل کر لیا جائے۔

اور حکمی نجاست سے پاک ہونے کا مطلب ہے کہ انسان خود بھی پاک ہو یعنی اس پر غُسل واجب ہو تو پہلے پاک پانی سے غسل کرے، غسل واجب نہ ہو تو وضوء کرے۔

---

(1) صحیح بخاری، الاذان، باب ۱۸، حدیث نمبر: ۶۳۱

پاک پانی کا مطلب

پانی کو اللہ نے پاک ہی بنایا ہے ، یہ گویا پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ۔ پانی کے قدرتی ذرائع ہیں سمندر، دریا، چشمے اور کنویں ۔ ان کا پانی چونکہ جاری ہوتا ہے ۔ اس لیے ان میں بدبودار اشیاء بھی گر جائیں ، تو پانی ناپاک نہیں ہوتا ، پاک ہی رہتا ہے ۔ ہاں اگر ان اشیاء کی وجہ سے پانی کا رنگ یا ذائقہ یا بُو تبدیل ہو جائے، تو پانی ناپاک ہو جائے گا ۔ اِسی لیے کھڑے پانی سے وضوء یا غسل کرنا جائز نہیں ہے ۔ کیونکہ اس میں بدبُو پیدا ہو جاتی ہے یا اس کا رنگ یا ذائقہ تبدیل ہو جاتا ہے ۔

غسلِ واجب کا طریقہ

یہ ہے کہ پہلے اِستنجاء وغیرہ سے فارغ ہو، اور صفائی کے بعد نماز کی طرح وضوء کرے ، سَر کا مسح کرنے کی بجائے، تین چُلّو (یا تین ڈونگے) پانی سر پر ڈالے ، اِس کے بعد سارے بدن پر پانی ڈال کر نہالے اور آخر میں دونوں پَیر دھولے ، اس طرح غُسل کرنے کے بعد دوبارہ وضوء کرنے کی ضرورت نہیں ہے ، بشرطیکہ غسل کے دوران شرم گاہ کو ہاتھ نہ لگے ۔ شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے وضوء برقرار نہیں رہے گا ، ایسی صُورت میں دوبارہ وضوء کرنا ضروری ہے ۔

عورت کے لیے غسلِ جنابت میں بالوں کی میڈھیاں یا چوٹی (یعنی گوندھے ہوئے بالوں) کا کھولنا ضروری نہیں ، البتہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچنا چاہیے تاہم حیض یا نفاس کے غسل میں میڈھیاں کھولنی ضروری ہیں ۔

غسل کب واجب ہوتا ہے؟

غسل دو صورتوں میں واجب ہوتا ہے ۔ خواب میں احتلام ہو جائے (۲) یا بیوی سے ہم بستری کی ہو ۔ ایک تیسری صُورت صرف عورت کے لیے ہے اور وہ یہ کہ اس کے حیض یا نفاس کے ایام پُورے ہو جائیں ، تو اسکے پاک ہونے کے لیے بھی غسل کرنا ضروری ہے ۔

جمعہ اور عیدَین کے دن غسل کرنا بعض علماء کے نزدیک واجب اور بعض کے نزدیک

مستحب (پسندیدہ) ہے۔ اسی طرح میّت کو غسل دینے والے کے لیے بھی غسل مستحب ہے۔
غسل خانے میں پیشاب کرنا ممنوع ہے، اِس لیے پیشاب کرنا ہو تو پہلے کر لیا جائے اور پھر نہانے کے لیے غسل خانے میں داخل ہو۔ یا اگر ایک ہی جگہ دونوں چیزوں کا اہتمام ہو۔ جیسا کہ آج کل یہ صورت عام ہے، تو پہلے فلش میں پیشاب وغیرہ سے فارغ ہولے۔ اِس کے بعد غسل کرے۔

وضوء کا طریقہ

پہلے صرف "بِسْمِ اللّٰہ" پڑھیں۔ پوری بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں۔ آج کل غسل خانوں میں عام طور پر ایک کونے میں فلش بھی لگا ہوتا ہے، وہاں وضوء یا غسل کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہ کا پڑھنا صحیح نہیں۔ اس لیے اس کا حل یہ ہے کہ غسل خانے میں داخل ہونے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لی جائے، یہ سب کاموں کے لیے کافی ہو گی۔ کیوں کہ بیت الخلاء میں داخلے کے وقت دُعاء "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ" کے علاوہ بِسْمِ اللّٰہ کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔[1] بہرحال کسی صاف جگہ یا وضوء خانے میں وضوء کرنا ہو، تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھنے کے بعد

- ❀ پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں۔
- ❀ پھر ایک چلّو پانی لے کر آدھے پانی سے کُلّی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں۔
- ❀ اس کے بعد مُنہ دھوئیں۔
- ❀ پھر ایک چلّو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے ڈاڑھی کا خلال کریں۔
- ❀ پھر دایاں ہاتھ اور اس کے بعد بایاں ہاتھ کہنی تک دھوئیں۔
- ❀ پھر سر کا مسح اس طرح کریں کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصّے سے گدی تک پیچھے

---

① ملاحظہ ہو، ارواء الغلیل، ۱/۸۷، رقم الحدیث: ۵۰۔

لے جائیں۔ پھر پیچھے سے ہاتھ آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا۔ اس طرح ایک دفعہ ہی سر کا مسح کیا جائے۔

❀ کانوں کے مسح کے لیے الگ دوبارہ پانی لینے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سر کا مسح کرنے کے بعد اسی پانی سے کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں سے گزار کر کانوں کی پُشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔

❀ پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوئیں۔

❀ ہاتھوں کو دھوتے وقت ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان اور پاؤں دھوتے وقت پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔

❀ اگر وضوء والی جگہوں میں سے کسی جگہ زخم ہو اور اس پر پٹی بندھی ہوئی ہو، تو پٹی پر مسح کرلینا کافی ہے۔

❀ سر کے مسح کے علاوہ، ہر عضو کو تین تین، دو دو اور ایک ایک دفعہ دھونا جائز ہے۔ یعنی ایک ایک مرتبہ بھی ہر عضو کو دھو لینے سے وضوء صحیح ہو جائے گا۔ اور سَر کا مَسح تو ہے ہی صرف ایک مرتبہ۔ اور زیادہ سے زیادہ ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھویا جا سکتا ہے۔ اس سے زیادہ کسی بھی عضو کو دھونا جائز نہیں ہے۔

(وضوء کے بعد وہ مسنون دُعائیں پڑھیں جو اس کی بابت وارد ہیں، وہ دعاؤں کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔)

نماز کا طریقہ اور نماز پنجگانہ کی تفصیل

نماز کی نیت ہر کام کرتے وقت انسان کے دل میں اس کی نیت اور ارادہ ہوتا ہے، وہ زبان سے اس کا اظہار کرتا ہے نہ اس کی ضرورت ہی سمجھتا ہے۔ اسی طرح نماز کی بھی نیت نمازی کے دل میں ہوتی ہے، زبان سے مخصوص الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی نیت کے الفاظ منقول نہیں۔ اس لیے اُردو میں نیت کے جو الفاظ ادا کیے جاتے ہیں، وہ خود ساختہ ہیں، انہیں پڑھنے سے گریز کرنا چاہیے۔

تکبیرِ تحریمہ پہلی تکبیر کو تکبیرِ تحریمہ کہتے ہیں، حرام کر دینے والی تکبیر۔ یعنی اب نماز میں گفتگو کرنا، دُنیاوی اُمور میں مشغول ہونا اور نماز کے آداب و شرائط کے خلاف کام کرنا حرام ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اللہ سب سے بڑا ہے۔

کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں یا کانوں کی لَو تک اُٹھائے جائیں اور پھر سینے پر باندھ لیے جائیں۔ نگاہیں اِدھر اُدھر نہ کی جائیں، بلکہ سجدے کی جگہ پر مرکوز رہیں۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهِ۔ ①

---

① صحیح ابن خزیمہ: ۱/۲۴۳، حدیث: ۴۷۹۔ نسائی: الافتتاح، باب فی الامام اذا رای الرجل قد وضع شمالہ علی یمینہ، حدیث: ۸۸۹۔

"میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر، سینے پر رکھا۔"

دُعائے استفتاح

نماز شروع کرنے کی دُعا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد حسبِ ذیل دعا پڑھتے تھے۔ نماز کے آغاز میں بِسْمِ اللہ- پڑھنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ اس موقعے پر یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ

اے اللہ! دوری کردے درمیان میرے اور درمیان میرے گناہوں کے

كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

جیسے دوری رکھی ہے تُو نے درمیان مشرق اور مغرب کے

اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى

اے اللہ! صاف کردے مجھے گُناہوں سے جیسے صاف کیا جاتا ہے

الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ

کپڑا سفید مَیل کچیل سے اے اللہ!

اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ [1]

دھو دے میرے گناہ پانی برف اور اولوں سے۔

---

[1] صحیح بخاری، صفۃ الصلوٰۃ (الاذان) باب مایقول بعد التکبیر، حدیث: ۷۴۴۔ صحیح مسلم: المساجد، باب مایقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ، حدیث: ۵۹۸۔

دوسری دُعاء

اسے حمد وثناء کہا جاتا ہے۔ یعنی اللہ کی تعریف اور خوبیاں بیان کرنا، کیونکہ اس دُعاء میں اللہ کی حمد وثناء ہے۔ یہ دونوں دعائیں بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ تاہم کسی ایک کا پڑھ لینا بھی کافی ہے۔ (احادیث میں ان کے علاوہ اور بھی کئی دُعائیں آتی ہیں)۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ

پاک ہے تو اے اللہ اپنی خوبیوں کے ساتھ اور بابرکت ہے

اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔ [1]

نام تیرا اور بلند ہے شان تیری اور نہیں کوئی معبود تیرے سوا

تعوّذ اور تسمیہ

تعوّذ کے معنی اعوذ باللہ ... پڑھنا اور بسملہ کے معنی ہیں — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔ یعنی مذکورہ دُعاؤں میں سے کسی ایک دُعاء کے پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ کا پڑھنا ضروری ہے حسبِ ذیل تعوّذ سب سے زیادہ صحیح ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی (جو) سننے والا جاننے والا ہے۔

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ

شیطان مردود سے اس کی دیوانگی سے اس کے کبر سے

[1] ترمذی: الصلاۃ، باب مایقول عند افتتاح الصلوٰۃ، حدیث: ۲۴۳ - ابو داؤد، باب من رأی الاستفتاح ... حدیث: ۷۷۵ - ابن ماجہ: حدیث: ۸۰۶ والمستدرک: ۱/ ۲۳۵۔

وَنَفْثِهٖ۔[1]

اور اس کے شعروں سے۔

ملحوظہ ۱ "مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ"۔ ان الفاظ کا ترجمہ عام طور پر کیا جاتا ہے، "اس کے وسوسے۔ اس کی پھونک اور اس کے جادو سے"۔ لغوی اور مفہوم کے اعتبار سے یہ ترجمہ بھی درست ہے۔ لیکن ہم نے جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ بعض صحابہ سے مروی ہے[2]، اس لیے وہ راجح ہے۔

ملحوظہ ۲ امام جہری نماز میں بسم اللہ اونچی آواز سے بھی پڑھ سکتا ہے اور سری بھی، تاہم سری (آہستہ) آواز میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع) اللہ کے نام سے جو نہایت رحم کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

قراءت میں ترتیل کا خیال رکھا جائے

ترتیل کے معنی ہیں ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ، ہر آیت پر وقف کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقۂ تلاوت بھی یہی تھا۔ اِس لیے امام ہو یا مقتدی، ہر نمازی کو نماز میں قرآن مجید آرام سے پڑھنا چاہیے، تاکہ نماز میں خشوع بھی پیدا ہو، جو نماز میں نہایت ضروری ہے۔

---

① ابوداؤد: الصلاۃ، باب من رأی الاستفتاح ... حدیث: ۷۷۵۔ ارواء الغلیل: ۲/۵۱۔۵۳ وصفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی، ص: ۷۶۔۷۷۔

② نیل الاوطار: ۲/۲۲۰، باب التعوذ للقراءۃ۔ صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی۔ ص: ۷۶۔

سُورۂ فاتحہ

تعوّذ اور بَسْمَلَہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔ اس کا پڑھنا ہر نمازی کے لیے ضروری ہے چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، نماز جہری ہو یا سرّی۔ اِس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَا صَلَاۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔[1]

"اُس شخص کی نماز نہیں جس نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہ پڑھی"۔

اِس حدیث میں مَنْ کا لفظ عام ہے جو ہر قسم کے نمازی کو شامل ہے۔ علاوہ ازیں دوسری احادیث میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ نے بھی وضاحت فرما دی کہ اِس حکم میں مقتدی بھی شامل ہے اور نماز چاہے سرّی ہو یا جہری۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا ۔ نہایت رحم کرنے والا

الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ

بڑا مہربان ۔ مالک دِن جزاء کا ۔ تیری ہی ہم

نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا

عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ دِکھا ہم کو

---

① صحیح بخاری: الاذان . باب وجوب القراءۃ للامام و المأموم فی الصلوات کلھا، حدیث: ۷۵۶ ۔ مُسلم: الصلاۃ . باب وجوب قراءۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ، حدیث: ۳۹۴۔

② صحیح ابن حبان: ۵/۱۵۲، ۱۶۲ ۔ وصحیح مسلم: الصلاۃ، باب وجوب القراءۃ فی کل رکعۃ، حدیث: ۳۹۵۔

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ

راہ سیدھی راہ ان لوگوں کی

اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

کہ انعام کیا تُونے ان پر نہ ان کی کہ جن پر غضب کیا گیا۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ (اٰمِيْن)

اور نہ گمراہوں کی۔

آمین سورۂ فاتحہ کے آخر میں آمین کہنا مسنون ہے۔ نیز جہری نمازوں میں امام بھی اونچی آواز سے آمین کہے اور مقتدی بھی۔ مقتدیوں کو امام کی آمین کے بعد آمین کہنی چاہیے۔ ولا الضآلین کے فورًا بعد، جب کہ ابھی امام نے آمین نہ کہی ہو، مقتدیوں کا بآوازِ بلند آمین کہنا، خلافِ سُنّت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے بعد اُونچی آواز سے آمین کہی ہے، اِتنی اُونچی آواز سے کہ پہلی صف میں آپ کے ارد گرد کے لوگ سُن لیتے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر اور ان کے مقتدی اِتنی بلند آواز سے آمین کہتے تھے کہ مسجد گونج اُٹھتی تھی۔[1] اِس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے، جس میں آپ نے فرمایا: "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"[2] اِس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام اور مقتدی دونوں کو آمین اونچی آواز

---

① دیکھیے ترمذی: الصلاۃ، باب ماجاء فی التأمین، حدیث: ۲۴۸۔ ابوداود: باب التأمین وراء الامام، حدیث: ۹۳۲۔ بخاری: تعلیقاً ۲/۲۶۲ مع فتح الباری، باب جہر الامام بالتأمین۔

② صحیح بخاری: الاذان، باب جہر الامام بالتأمین، حدیث: ۷۸۰۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

سے کہنی چاہیے۔

آمین کے معنی اور آمین کہنے کا ادب

آمین کے معنی ہیں، قبول فرما، یعنی اے اللہ! سورۂ فاتحہ کے آخر میں ہم نے صراطِ مستقیم کی جو دُعا مانگی ہے، اسے قبول فرما۔ گویا آمین کہنا، قبولیتِ دُعا کی درخواست کرنا ہے۔ اس لیے آمین کا اونچی آواز سے کہنا تو بلا شک و شبہ صحیح ہے لیکن اس میں عاجزی اور انکساری کا اظہار بھی ضروری ہے۔ اس لیے آواز کو اِتنا بلند کرنا کہ تواضع اور عاجزی کی حدود سے نکل جائے، صحیح نہیں۔ بنا بریں آمین کہتے ہوئے آواز ضرور بلند کی جائے، لیکن گلا نہ پھاڑا جائے کہ اِس میں بے ادبی اور گستاخی ہے، جب کہ یہ موقع اپنی بندگی و عاجزی کے اظہار کا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے بعد

اگر جہری نماز، جماعت کے ساتھ پڑھی جا رہی ہو، تو اس صُورت میں مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد خاموشی کے ساتھ امام کی قراءت سُننی چاہیے۔ البتہ سِرّی یا انفرادی نماز ہو، تو پھر سورۂ فاتحہ کے بعد قرآنِ کریم کی چند آیات یا کوئی ایک سُورت پڑھی جائے۔ جیسے سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس یا کوئی اور سُورت۔ آپ بڑی سے بڑی سُورت بھی پڑھ سکتے ہیں اور چھوٹی سے چھوٹی سُورت بھی۔ متعدد سورتیں بھی پڑھنا جائز، بلکہ مستحب ہے۔

رکوع کی دُعاء

قراءت سے فارغ ہوکر رفع الیدین کرتے ہُوئے رکُوع کیا جائے رکُوع میں پیٹھ بالکل ہموار ہو، سَر والا حصّہ اُونچا ہو نہ نیچا۔ رکُوع میں یہ دُعائیں یا اِن میں سے کوئی ایک دُعاء کم از کم تین مرتبہ پڑھی جائے، زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) مسلم: الصلاۃ، باب التسمیع والتحمید والتأمین، حدیث: ۴۱۰۔

۱۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو اے اللہ ! ہمارے رب ! اپنی خوبیوں کے ساتھ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی۔ ①

اے اللہ ! میرے گناہ بخش دے۔

۲۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔ ②

پاک ہے میرا رب عظمتوں والا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاوہ اور بھی دُعائیں پڑھتے تھے جو کتب حدیث میں درج ہیں۔

رکُوع سے اُٹھتے وقت کی دُعاء

رکُوع سے سر اُٹھاتے ہوئے پھر رفع الیدین کریں اور یہ دُعا پڑھیں:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ

سُن لی اللہ نے اس شخص کی بات جس نے اسکی تعریف کی ، اے ربّ ہمارے ! تیرے لیے

الْحَمْدُ۔ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ۔

ہی ہے تعریف۔ تعریف بہت پاکیزہ ، برکت کی گئی اس میں۔

رکُوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع الیدین

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

---

① صحیح بخاری : صفۃ الصلاۃ (الاذان) باب الدعاء فی الرکوع ، حدیث : ۷۹۴ ۔ مسلم : الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود ، حدیث : ۴۸۴ ② صحیح مسلم : صلاۃ المسافرین ، حدیث : ۷۷۲ ۔

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ①

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، اور اسی طرح آپ (رفع الیدین) اس وقت کرتے جب رکوع کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اُٹھاتے تو اُس وقت بھی یہ (رفع الیدین) کرتے۔"

اِس حدیث میں تکبیرِ تحریمہ، رکُوع میں جاتے وقت اور رکُوع سے سر اُٹھاتے وقت، تین موقعوں پر رفع الیدین کا اثبات ہے اور چوتھی مرتبہ آپ جب دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کیلیے کھڑے ہوتے، تو ہاتھ باندھنے سے قبل رفع الیدین کرتے۔

قَومے کا بیان

رکُوع کے بعد کھڑے ہونے کو قومہ کہا جاتا ہے، جس میں مذکورہ دُعاء پڑھنی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قومے میں بہت دیر تک کھڑے رہا کرتے تھے، اور مذکورہ دُعاء کے علاوہ اللہ کی حمد و تسبیح پر مشتمل اور بھی دُعائیں پڑھتے تھے۔ اس کے بعد سجدہ کرتے۔

سجدے کے احکام

سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے اپنے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھیں، یعنی ایسے نہ بیٹھے جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔② اونٹ پہلے گھٹنے زمین پر ٹیکتا ہے، اس لیے نمازی سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ

---

① صحیح بخاری: الاذان، باب رفع الیدین إذا کبر وإذا رفع، حدیث: ۷۳۶۔

② ابو داؤد : الصلاۃ ، باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ ، حدیث : ۸۴۰۔

زمین پر رکھے۔

❀ سجدے میں ہتھیلیوں اور گھٹنوں کے ساتھ پیشانی اور ناک بھی اچھی طرح زمین پر لگائیں۔ کیونکہ سجدہ سات ہڈیوں پر کرنے کا حکم ہے۔ دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دونوں پیروں کے اطراف (پنجے) اور (ساتویں ہڈی) ناک سمیت پیشانی۔

❀ دونوں ہاتھ کانوں یا کندھوں کے برابر رکھیں۔

❀ ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملی ہوئی ہوں، جُدا جُدا نہ ہوں۔

❀ پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف مُڑے ہوں۔

❀ دونوں ایڑیاں ملا کر رکھی جائیں۔

❀ سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں۔

❀ اِسی طرح کہنیوں کو زمین پر ٹکائیں نہ پہلوؤں سے مِلائیں، بلکہ زمین سے اونچی اور پہلوؤں سے الگ کشادہ رکھیں۔① یہ سب احکام مرد و عورت دونوں کے لیے یکساں ہیں، عورتیں بھی زمین سے چمٹ کر سجدہ نہ کریں۔

سجدے کی دُعاء

سجدے کی بھی متعدد دُعائیں ہیں۔ یہاں صِرف دو درج کی جاتی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دُعاء پڑھی جاسکتی ہے۔ دونوں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ ہر دُعاء کم از کم تین مرتبہ پڑھیں۔

١۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔②

پاک ہے میرا رب بلند تر

① حوالہ جات کے لیے دیکھیے: صحیح بخاری: حدیث: ۸۱۲، ۸۲۲، ۸۲۸۔ مُسلم: ۴۹۰، ۴۹۳۔ ابوداؤد: حدیث: ۷۳۴، ۷۲۶، ۸۵۹۔ المستدرک للحاکم: ۱/۲۲۷۔ دارقطنی: ۱/۳۴۸۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۱۱۶۔ ② صحیح مسلم: ۷۷۲۔ مجمع الزوائد: ۲/۱۲۸۔

۲۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو اے اللہ! ہمارے ربّ! اپنی تعریفوں سمیت

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ ①

اے اللہ! مجھے بخش دے۔

دو سجدوں کے درمیان کی دُعاء

پہلے سجدے سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھنا اور ذیل کی دُعاء پڑھنا ضروری ہے۔ اطمینان سے بیٹھے بغیر فورًا دوسرے سجدے میں چلے جانا خلافِ سنّت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میرے نقصان پورے کر

وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ ②

اور مجھے بلندی عطا فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔

اِس کے بعد دوسرا سجدہ کیا جائے۔

جلسۂ استراحت

دوسرا سجدہ کرکے فورًا کھڑے نہ ہوں، بلکہ آرام سے بیٹھ جائیں۔ اِس بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں، یہ بھی سُنّت ہے۔ جلسۂ استراحت

---

① صحیح بخاری: صفۃ الصّلاۃ (الاذان)، باب الدعاء فی الرکوع، حدیث: ۷۹۴۔ مسلم: الصّلاۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث: ۴۸۴۔

② ابو داؤد: باب الدعاء بین السجدتین۔ ترمذی: باب مایقول بین السجدتین، حدیث: ۲۸۴۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: باب مایقول بین السجدتین، حدیث: ۲۷۵۰۔ مذکورہ دعاء کے مکمل الفاظ کسی ایک جگہ نہیں ہیں، تینوں روایات کے مجموعے سے یہ ثابت ہیں۔

کے بعد دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں ۔ دوسری رکعت کے بعد تشہد کے لیے بیٹھا جاتا ہے ۔ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو پھر پہلی رکعت کی طرح رفع الیدین کریں۔ اور پھر ہاتھ باندھیں ۔ تیسری رکعت پوری کرکے' پھر جلسۂ استراحت کریں اور پھر چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہوں ، اور چوتھی رکعت میں تشہد بیٹھیں اور نمازِ مغرب ہو تو تیسری رکعت کے بعد ہی آخری تشہد بیٹھ جائیں۔

تشہد کی دعائیں

پہلے اور دوسرے دونوں تشہد میں التحیات اور درود شریف پڑھیں :

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ

عظمت وسلامتی اللہ کے لیے ہے اور دعا، وعبادت کا مستحق بھی وہی ہے اور پاکیزہ کلمات کا سزاوار بھی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت

وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک

الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ [1]

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ملحوظہ التحیات ، والصلوات والطیبات' کے ایک دوسرے معنی بھی کیے جاتے ہیں یعنی قولی عبادات ، بدنی عبادات اور مالی عبادات ۔

درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جیسے تو نے رحمتیں نازل کیں ابراہیم (علیہ السلام) پر

وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر ، بے شک تو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ

اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور آل

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ، جیسے برکتیں نازل کیں تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور

---

[1] صحیح بخاری : الاذان ، باب التشہد فی الآخرۃ ، حدیث : ۸۳۱ ۔ مسلم : الصلاۃ ، باب التشہد فی الصلوٰۃ ۔ حدیث : ۴۰۲ ۔

آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ①

ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر ، بے شک تُو تعریف کے قابل ہے بزرگی والا۔

قعدۂ اُولیٰ اور قعدۂ ثانیہ کے احکام

تشہّد کو قعدہ بھی کہا جاتا ہے، قَعدَہ کے معنی ہیں بیٹھنا۔ دو رکعت پڑھ کر اور تیسری یا چوتھی رکعت میں آرام سے بیٹھ کر التحیات اور درود شریف پڑھا جاتا ہے، اس لیے اسے قَعدَہ کہتے ہیں۔ پہلا قَعدَہ اُولیٰ یا تَشَہُّدِ اوّل۔ دوسرا قَعدَہ ثانیہ یا آخری تَشَہُّد کہلاتا ہے۔ قَعدَہ اُولیٰ میں التحیات کے ساتھ درود شریف پڑھنا مستحب ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تشہد میں بھی درود شریف پڑھا ہے۔② اور آخری تشہد میں تو درود پڑھنا ضروری ہے۔ قعدے کے ضروری احکام درج ذیل ہیں۔

پہلے اور دوسرے دونوں قعدوں میں بیٹھتے ہی دائیں ہاتھ کی سبابہ (انگوٹھے کے ساتھ والی) انگلی ترپین کا حلقہ بنا کر اُٹھا لی جائے اور آخر تک اُٹھائی رکھی جائے۔

قعدے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں اور سُرین (کولھے) پر بیٹھ جائیں، اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ البتہ دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کریں، جیسا کہ اوپر بیان ہُوا۔③ انگلی کو حرکت دینی ہے یا نہیں؟ دینی ہے تو کہاں دینی ہے؟ اوّل تو اشارہ ہی کافی ہے، تاہم اگر کوئی حرکت بھی دے لے، تو گنجائش ہے۔ لیکن اس کے لیے کسی خاص موقعے کا ثبوت نہیں ہے۔ جیسے بعض لوگ اَشْہَدُ

---

① صحیح بخاری : الانبیاء، باب ۱۰، حدیث : ۳۳۷۰۔

② تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، تفسیر "احسن البیان" الاحزاب : آیت ۵۶ کا حاشیہ، وصفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی (المتوفی اکتوبر ۱۹۹۹ء) و احسن الکلام فی الصلوۃ والسلام، عبدالغفور اثری۔

③ صحیح مسلم : الصلاۃ، باب صفۃ الجلوس فی الصلاۃ وکیفیۃ وضع الیدین علی الفخذین، رقم ۵۸۰۔

اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے اِلَّا اللہ پر اُنگلی اُٹھانے کے قائل ہیں ۔ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اسی طرح انگلی کو مسلسل حرکت دیتے رہنے کا بھی کوئی واضح ثبوت نہیں۔ انگلی سے اشارہ کرنا دراصل توحید کی گواہی دینا ہے اور یہ مقصد صرف انگلی کے اشارے سے حاصل ہو جاتا ہے اور حدیث میں حرکت دینے کا جو ذکر ہے تو اس کا مقصد مسلسل حرکت دینا نہیں ہے، بلکہ ایک دو مرتبہ حرکت دینے سے حدیث پر عمل ہو جاتا ہے ۔ واللہ اعلم

آخری قعدے یا تَشَہُّد میں (چاہے وہ دو رکعت کے بعد ہو یا تین رکعات کے بعد یا چار رکعات کے بعد) تورّک کرنا ہے ۔یعنی نمازی دائیں پیر کو اس طرح کھڑا رکھے کہ انگلیاں قبلے کی طرف ہوں، اور اپنے بائیں پیر کو اپنی دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکالے اور بائیں جانب کے کولھے پر بیٹھ جائے۔① نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آخری تَشَہُّد میں اسی طرح بیٹھا کرتے تھے، آپ نے یہ عمل بڑھاپے کے ضعف واضمحلال کی وجہ سے نہیں کیا، بلکہ یہ آپ کا مستقل معمول تھا ۔ اس لیے مرد ہو یا عورت، ہر نمازی کو آخری تشہد میں اسی طرح بیٹھنا چاہیے۔

آخری تشہُّد کی دُعائیں

آخری تشہُّد میں بھی، پہلے التَّحِیَّات اور دُرود شریف پڑھا جائے، (یہ دونوں پہلے گزر چکے ہیں) اور پھر وہ دُعائیں پڑھی جائیں جو اس موقعے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہیں ۔ احادیث میں متعدّد دُعائیں منقول ہیں ۔ یہاں ان میں سے صرف تین دُعائیں نقل کی جاتی ہیں ۔

۱۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ

---

① ابو داؤد، اِستفتاح الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ، حدیث ۷۳۰۔

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
قبر سے ، اور تیری پناہ میں آتا ہوں مسیح دجّال کے

الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
فتنے سے ، اور تیری پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت

وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
کے فتنوں سے ، اے اللہ ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں ،

الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ①
گناہ اور قرض سے ۔

٢- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا
اے اللہ ! بلاشبہ میں نے ظلم کیا ہے اپنے نفس پر ظلم

كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّاۤ اَنْتَ
بہت زیادہ ، اور نہیں معاف کرسکتا گناہوں کو سوائے تیرے ،

فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ
پس تو بخش دے مجھے ، اپنی خاص بخشش سے ، اور رحم فرما مجھ پر ،

① صحیح بخاری : صفۃ الصلاۃ ، (الاذان) باب الدعاء قبل السلام ، حدیث : ٨٣٢ ـ مسلم : المساجد ، باب مایستعاذ منہ فی الصلوۃ ، حدیث : ٥٨٩ ـ

إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (۱)

بے شک تو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

۳۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا

اے اللہ! تو معاف کر دے، میرے اگلے گناہ اور

أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا

پچھلے گناہ، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو لوگوں کے سامنے کیے، اور جو

أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ

میں نے حد سے تجاوز کیا، اور وہ جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی

الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ۔ (۲)

(نیکی کے کاموں میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنیوالا۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہی۔

قبولیتِ دُعاء کا خاص موقع اور ایک مسئلہ

دُعاء کی قبولیت کے جو اوقات و مواقع احادیث میں بیان کیے گئے ہیں، ان میں ایک أَدْبَارُ الصَّلٰوةِ بھی ہے یعنی نماز کے پیچھے۔ بہت سے علماء نے لکھا ہے کہ اس دُبر (پیچھے) سے مُراد، سلام پھیرنے سے قبل کا یہی وقت ہے جس میں تشہّد اور دُرود کے بعد قبر، دجّال اور زندگی و موت کے فتنوں وغیرہ سے پناہ مانگی

---

(۱) صحیح بخاری: الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: ۸۳۴ ـ مسلم: الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث: ۲۷۰۵۔

(۲) صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ، حدیث: ۷۷۱۔

جاتی ہے ۔ اِس اعتبار سے سلام پھیرنے سے قبل کا یہ وقت نہایت مُبارک ہے ، اِس میں زیادہ سے زیادہ دعائیں مانگنی چاہئیں ، اِس لیے مسئلہ یہ ہے کہ اِس موقعے پر یعنی سلام پھیرنے سے قبل ، قرآن و حدیث میں جو دُعائیں ہیں ، وہ سب پڑھی جاسکتی ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر لوگ بچوں کو یہ دُعا بھی اس موقعے کے لیے یاد کراتے ہیں :

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
اے میرے ربّ ! بنا دے مجھے قائم کرنے والا نماز کا اور میری

ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا
اولاد میں سے بھی ، اے ہمارے ربّ ! اور قبول فرما میری دُعا ۔ اے ہمارے ربّ !

اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ
بخش دے مجھے اور میرے ماں باپ اور تمام مؤمنوں کو ، جس دن

یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○ (سورۂ ابراہیم : ۱۴/۴۰-۴۱)
کہ قائم ہوگا حساب

سلام بہرحال ، تشہّد ، درود اور دُعاؤں سے فارغ ہوکر سلام پھیر دیا جائے ۔ پہلے دائیں جانب اور پھر بائیں جانب ۔ سلام کے الفاظ ہیں :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ۔ [1]
سلام ہو تمُ پر اور رحمت اللہ کی

---

① ابو داؤد : ابواب الرکوع والسجود ، باب فی السّلام ، حدیث : ۹۹۶ ۔

سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھا جائے؟

سلام پھیرنے کے بعد باآوازِ بلند

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے۔

کہا جائے ۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھی جائے، تو امام اور مقتدی سب اونچی آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہیں ۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوتے تو اونچی آواز سے اللہ کا ذکر کرتے جس سے معلوم ہوجاتا تھا کہ سلام پھر گیا ہے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے خاتمے کا علم بھی اللّٰهُ اكْبَرُ کی آواز سے ہوتا تھا۔ (۱)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے ، میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے ، میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے

(تین مرتبہ) ، پھر یہ پڑھتے :

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

اے اللہ ! تو ہی "السلام" ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے،

تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (۲)

تو بہت بابرکت ہے اے صاحبِ جلالت و عزت !

---

(۱) صحیح مسلم : المساجد ، باب الذکر بعد الصلاۃ ، حدیث : ۵۸۳ ۔

(۲) صحیح مسلم : المساجد ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ، و بیان صفتہ ، حدیث : ۵۹۱ ، ۵۹۲

مزید اذکارِ مسنونہ

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نماز کے بعد ہمیشہ یہ دُعا پڑھا کرو۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ

اے میرے رب! میری مدد فرما اپنے ذکر اور شکر پر اور (اس پر

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔ ①

کہ) میں تیری عبادت اچھے طریقے سے کرتا رہوں۔

۲۔ حضرت مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

نہیں ہے کوئی معبُود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے، نہیں کوئی شریک اُس کا

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ

اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے، اور وہ ہر

شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ

چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ: نہیں کوئی روک سکتا اس چیز کو جو تُو دے،

وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

اور نہیں کوئی دے سکتا اس کو جسے تو روک لے، اور نہیں نفع دے سکتی کسی صاحبِ حیثیت کو،

---

① السنن الکبریٰ للنسائی، صفۃ الصلاۃ، باب نوع آخر من الدُّعاء، حدیث: ۱۲۲۶

مِنْكَ الْجَدُّ۔[1]

تجھ سے ، اس کی حیثیت۔

۳۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ،

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ، وہ اکیلا ہے ۔ نہیں کوئی شریک اس کا،

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہ اوپر ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

چیز کے خوب قادر ہے ، نہیں ہے گناہ سے بچنے کی ہمت اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ کی توفیق سے۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ،

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ، اور نہیں ہم عبادت کرتے مگر صرف اسی کی ،

لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ

اُسی کا (ہم پر) احسان ہے اور اُسی کا فضل اور وہی مستحق ہے اچھی

الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِيْنَ

تعریف کا ، نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ہی ۔ ہم اسی کی خالص

---

[1] صحیح بخاری، الاذان باب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث: ۸۴۴۔

لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

بندگی کرتے ہیں ، خواہ بُرا سمجھیں کافر ۔

یہ مذکورہ کلمات ہر نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونچی آواز سے پڑھتے تھے۔[1] ان کے علاوہ بعض اور بھی دُعائیں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے ۔

نماز کے بعد کا ایک اور اہم عمل

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والی کچھ تسبیحات ہیں ، جن کا پڑھنے یا کرنے والا نامراد نہیں ہوگا ، اور وہ ہے ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ ۔ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۔ پڑھنا ۔[2]

ایک دوسری روایت میں ، جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فرض نماز کے بعد اس طرح تسبیحات کا اہتمام کرے گا ،

سُبْحَانَ اللهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ

پاک ہے اللہ — سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ

اللہ سب سے بڑا ہے ۔

اور اس کے بعد سو کا عدد پُورا کرنے کے لیے ایک مرتبہ حسبِ ذیل دُعا پڑھے گا ۔

---

① صحیح مسلم ۔ المساجد ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ ۔ حدیث : ۵۹۴ ۔

② صحیح مسلم ۔ المساجد ، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ ، حدیث : ۵۹۶ ، ۵۹۷ ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ، وہ اکیلا ہے ، نہیں کوئی شریک اس کا ،

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے تعریف ہے ، اور وہ اوپر ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

چیز کے خوب قادر ہے ۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف فرما دیتا ہے، خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[1]

ایک اور بڑا اہم عمل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا ، تو اس کو جنت میں داخل ہونے سے موت کے سوا کوئی چیز نہیں روکتی۔[2] (یعنی موت کے بعد وہ سیدھا جنّت میں جائے گا) ۔

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ

اللہ ، نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ، زندہ ، کائنات کو سنبھالنے والا ،

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي

نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند ، اسی کا ہے جو

---

① حوالۂ مذکور ، حدیث : ۵۹۶ ، ۵۹۷ ۔

② عمل الیوم واللیلۃ، للنسائی : حدیث : ۱۰۰ ۔ اسے امام ابن حبان اور حافظ منذری نے صحیح کہا ہے ۔

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ

آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے ، کون ہے جو

یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

سفارش کرسکے اس کے ہاں بغیر اس کی اجازت کے ؟ ، وہ جانتا ہے جو ان کے

اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

سامنے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے ، اور نہیں وہ احاطہ کر سکتے

بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

کچھ بھی اس کے علم سے مگر جس قدر وہ چاہے ، گھیرے ہوئے ہے

کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ

اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو ، اور نہیں تھکاتی اس کو

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ (البقرۃ ، ۲۵۵)

حفاظت اِن دونوں کی ، اور وہ بہت بلند ہے بڑی عظمت والا ۔

فرائض اور مؤکدہ سنّتوں کی تعداد

نماز پنجگانہ کے فرائض تعداد میں ۱۷ ہیں۔

- دو فرض فجر کے
- چار فرض ظہر کے
- چار فرض عصر کے
- چار فرض عشاء کے
- تین فرض مغرب کے

پانچوں وقت کی نمازوں کی یہ تعدادِ رکعات وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے

اِس کے علاوہ ہر فرض نماز کے ساتھ، اِس نماز سے پہلے یا بعد یا قبل اور بعد دونوں موقعوں پر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور نوافل کچھ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اِن کو سنتیں کہا جاتا ہے۔ ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک سُنَنِ مؤکّدہ اور دوسری سُنَنِ غیر مؤکّدہ۔ سُنَنِ مؤکدہ وہ ہیں جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی اہتمام اور نہایت پابندی سے ادا فرمایا۔ ان کی تعداد بارہ ہے، جو حسبِ ذیل ہے۔

فجر کی دو سنتیں۔ ان کو پڑھ کر دائیں کروٹ پر لیٹنا بھی مستحب ہے[1]۔ علاوہ ازیں ان کی فضیلت میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے' یہ دو رکعتیں ان سب سے بہتر ہیں۔[2]

ظہر کی پہلی چار سنتیں (اور یہ دو بھی پڑھی جا سکتی ہیں[3]۔) اور **دو سنتیں بعد میں**۔

مغرب کی دو سنتیں، جو مغرب کے تین فرضوں کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔

عِشاء کے بعد دو سنتیں۔

اِن بارہ رکعتوں (سُنَنِ مؤکّدہ) کے بارے میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کے پڑھنے والے کے لیے جنّت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔[4]

غیر مؤکّدہ سنتیں اِن سے مراد وہ نفلی نمازیں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی اور خصوصی اہتمام کے ساتھ نہیں پڑھیں۔ ان میں عصر کی پہلی چار سنتیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو عصر سے قبل چار رکعت

---

① بخاری: التہجد، باب الضجعۃ علی الشق الایمن بعد رکعتی الفجر، حدیث: ۱۱۶۰۔ مسلم: حدیث ۷۴۳۔
ترمذی: باب ماجاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر، حدیث: ۴۲۰۔

② صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر...، حدیث: ۷۲۵۔

③ صحیح بخاری: التہجد، باب التطوع بعد المکتوبۃ، حدیث: ۱۱۷۲۔ مسلم: باب فضل السنن الراتبۃ... حدیث ۷۲۹۔

④ ترمذی: الصلاۃ، باب ماجاء فیمن صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ، حدیث: ۴۱۵۔
و مسلم: حدیث: ۷۲۸۔

پڑھے"۔[1] ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ یہ چار رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے تھے۔[2]

نوافل اور سُنّتیں دو، دو کر کے پڑھی جائیں

تمام نوافل، یعنی مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سُنّتیں، رات کی ہوں یا دن کی، ان کو دو دو کر کے پڑھنا بہتر ہے۔[3]

نمازِ مغرب سے قبل دو سنّتیں

غیر مؤکدہ سُنّتوں میں مغرب کی نماز سے پہلے کی دو رکعتیں بھی ہیں، جو عہدِ رسالت میں ذوق و شوق سے پڑھی جاتی تھیں۔ نبی ﷺ نے ان کی بابت دو مرتبہ فرمایا:

صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ۔

"مغرب کی نماز سے پہلے نماز پڑھو۔"

تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا: لِمَنْ شَآءَ "جو چاہے۔"

یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں لوگ اسے سُنّت نہ سمجھ لیں (یعنی سُنّتِ مؤکّدہ نہ بنا لیں)۔[4] حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام یہ دو رکعتیں اتنی کثرت سے پڑھتے تھے کہ نووارد سمجھتا تھا کہ مغرب کی نماز ہو چکی ہے۔[5]

---

[1] ترمذی: ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر، حدیث: ۴۳۰۔

[2] حوالۂ مذکور، حدیث: ۴۲۹۔

[3] ابو داؤد: ابواب التطوع، باب صلاۃ النهار، حدیث: ۱۱۹۵۔ کچھ اشارہ بخاری میں بھی ہے: التہجد، باب ماجاء فی التطوع مثنیٰ مثنیٰ۔

[4] بخاری: التہجد، باب الصلاۃ قبل المغرب، حدیث: ۱۱۸۳۔ مسلم: صلاۃ المسافرین، باب بین کل اذانین صلاۃ، حدیث: ۸۳۸۔

[5] صحیح مسلم: صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتین قبل صلاۃ المغرب، حدیث: ۸۳۷۔

نمازِ عشاء کی رکعات کی تعداد

عشاء کی نماز سے پہلے جو چار رکعتیں بطورِ سُنّت پڑھی جاتی ہیں، یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ البتہ اگر جماعت میں کچھ وقت ہو، تو مسجد میں آنے والا تحیّۃ المسجد کی دو رکعتیں ضرور پڑھے، اس کی بڑی تاکید ہے۔[1] مزید وقت ہو، تو دو دو رکعت کرکے نوافل ادا کرے۔ پھر عشاء کے چار فرض ادا کرنے کے بعد دو سُنّتیں پڑھے اور اس کے بعد وِتر پڑھے۔ وِتروں کے بعد اگر دو نفل پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ یہ ہے عشاء کی وہ نماز جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ عشاء کی جو ۱۷ رکعتیں مشہور ہیں اور بہت سے لوگ پڑھتے بھی ہیں، یہ تعداد کسی بھی حدیث میں نہیں ہے۔ اتنی زیادہ تعداد نے، جو خود ساختہ ہے، لوگوں پر عشاء کی نماز کو بہت بھاری بنا دیا ہے، اس لیے اوّل تو لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں ہیں اور جو پڑھتے ہیں، وہ کوّے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں، نماز نہیں پڑھتے۔ اس لیے عشاء کے صرف چار فرض، دو سنّتیں اور اس کے بعد وتر ہیں۔

وتر اور اس کی تعداد

وتر کی کتنی رکعتیں ہیں؟ یہ ایک بھی پڑھ سکتے ہیں، تین بھی اور اس سے زیادہ پانچ، سات اور نو بھی۔[2] سب سے زیادہ صحیح طریقہ وِتر کا یہ ہے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے اور پھر ایک وتر الگ پڑھا جائے۔[3] تاہم ایک سلام کے ساتھ بھی، درمیان میں تشہّد کیے بغیر، پڑھنا جائز ہے۔ درمیان میں تشہّد بیٹھنے سے نمازِ مغرب سے مشابہت ہو جاتی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب کی مشابہت سے منع فرمایا ہے۔[4] اسی طرح ایک وتر بھی پڑھنا جائز ہے

---

① صحیح بخاری: الصلوٰۃ، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، حدیث: ۴۴۴۔

② ابوداؤد: ابواب الوتر، باب کم الوتر، حدیث: ۱۴۲۲۔ ابن ماجہ: باب ماجاء فی الوتر ... حدیث: ۱۱۹۰۔

③ ابن ابی شیبہ: ۲/۲۹۱۔ ابن ماجہ: باب ماجاء فی الوتر برکعۃ، حدیث: ۱۱۷۷۔ ابن حبان: حدیث: ۶۷۸۔

④ سنن دارقطنی: ۲/۲۵-۲۷۔ ابن حبان: حدیث: ۶۸۰۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے ہیں؟ تو حضرت ابنِ عباس نے فرمایا، وہ صحابیٔ رسُول اور فقیہ ہیں[1]۔ یعنی اُنہوں نے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی کی ہے اور خود بھی دینِ اسلام کو خوب سمجھنے والے ہیں، اِس لیے ان کا عمل یقیناً رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور دلیل کی بنیاد پر ہی ہوگا۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول تین رکعت وتر تھا۔ آپ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکٰفرون اور تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے[2]۔

دعائے قنوتِ وتر

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات اس مقصد کے لیے سکھائے کہ مَیں انہیں وتر میں پڑھا کروں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ

اے اللہ! ہدایت دے مجھے اُن لوگوں میں جن کو تونے ہدایت دی۔

وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ

اور عافیت دے مجھے ان لوگوں میں جن کو تُونے عافیت دی۔ اور دوست بنا مجھے اُن لوگوں میں

تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ

جنھیں تونے دوست بنایا۔ اور برکت ڈال میرے لیے ان چیزوں میں جو تونے دیں۔ اور بچا مجھے

---

① صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی، باب ذکر معاویہ، حدیث: ۳۷۶۴، ۳۷۶۵۔

② ابن حبان: حدیث: ۶۷۵۔

شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا

اُس چیز کے شر سے جس کا تو نے فیصلہ کر دیا، اس لیے کہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے، تیرے خلاف

يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ

فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلاشبہ وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو دوست بنا لے۔

وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا

اور وہ معزز نہیں ہو سکتا جس کا تو دشمن ہو جائے۔ بہت برکتوں والا ہے تو، اے ہمارے رب!

وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ۔[1]

اور بہت بلند۔ اور رحمتیں نازل کر نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

---

[1] ابو داؤد: ابواب الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث: ۱۴۲۵۔ ترمذی: ابواب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی القنوت فی الوتر، حدیث: ۴۶۴۔ نسائی: قیام اللیل، باب الدعاء فی الوتر، حدیث: ۱۷۴۷۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: الصلوٰۃ، باب من قال یقنت فی الوتر بعد الرکوع، حدیث: ۴۸۵۹، طبع جدید۔ مذکورہ دُعائے قنوت مذکورہ الفاظ کے ساتھ مشہور ہے لیکن بعینہٖ ان الفاظ کے ساتھ کسی بھی مُحوّلہ کتاب میں نہیں ہے۔ تاہم سب کتابوں کو مجموعی طور پر سامنے رکھتے ہُوئے ـــــ وَتَعَالَيْتَ ـــــ تک یہ دُعاء مذکورہ کتابوں میں موجود ہے ـــ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ ـــــ کے الفاظ صاحب "حصن حصین" اور امام نووی وغیرہ نے نقل کیے ہیں، لیکن کسی حدیث کی کتاب میں یہ الفاظ نہیں ملتے۔ بعض نے صراحت بھی کی ہے کہ یہ اضافہ علماء کی طرف سے ہے۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ دُعائے قنوت ـ نستغفرك ونتوب اليك ـ کے بغیر پڑھی جائے باقی رہے الفاظ ـــ وصلى الله على النبى ـــ تو سنن نسائی میں ـــ محمدٍ ـــ کے اضافے کے ساتھ موجود ہیں۔ لیکن حافظ ابن حجر نے اس کی بابت کہا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

وتروں کے بعد کی دُعاء

نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کا سلام پھیر کر تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

پاک ہے بادشاہ نہایت پاک

تیسری مرتبہ یہ کلمات بآوازِ بلند پڑھتے۔① اس کے بعد کہا جائے۔

رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ ②

رب فرشتوں کا اور جبریل کا

دعائے قنوتِ وتر رکوع سے قبل پڑھی جائے

دُعائے قنوت' جو وتر کی آخری رکعت میں پڑھی جاتی ہے، وہ رکوع سے قبل ہے③، صاحب مرعاۃ نے بھی اسے ہی راجح قرار دیا ہے۔

قنوتِ وتر میں ہاتھ اُٹھانا اور نہ اٹھانا دونوں جائز ہیں

دُعائے قنوتِ وتر میں ہاتھ اُٹھانے کی صراحت' نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ تاہم قنوتِ نازلہ پر قیاس کر کے ہاتھ اٹھائے

(بقیہ صفحہ گزشتہ) کہ یہ منقطع ہے۔ لیکن چونکہ بہت سے صحابہ سے دُعائے قنوت کے آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود پڑھنا ثابت ہے، اس لیے ــ وصلی اللہ علی النبی ــ کا پڑھنا جائز اور صحیح ہے۔ (التلخیص ۱/۲۴۸، صفۃ الصلوٰۃ، ص ۱۶۱، حاشیہ ابن خزیمہ، حدیث: ۱۱۰۰)۔

① ابو داؤد: ابواب الوتر، باب فی الدعاء بعد الوتر، حدیث: ۱۴۳۰۔

② یہ اضافہ دارقطنی کی روایت میں ہے۔ باب ما یقرأ فی رکعات الوتر والقنوت، و حاشیہ زاد المعاد محقق: ۱/۳۲۷۔

③ صحیح بخاری: ابواب الوتر، باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ، حدیث: ۱۰۰۲۔

جا سکتے ہیں، علاوہ ازیں متعدد صحابہ سے ہاتھ اُٹھانا ثابت ہے۔[1] لیکن اگر کوئی شخص بغیر ہاتھ اُٹھائے دعائے قنوت پڑھ لے، تب بھی جائز ہے۔ لیکن اس کے لیے دوبارہ تکبیر کہہ کر ہاتھ اُٹھانا اور پھر ہاتھ باندھ کر دُعائے قنوت پڑھنا، بلا ثبوت ہے۔

بیمار کی نماز

نماز ایسا فریضہ ہے کہ کسی حالت میں بھی معاف نہیں، حتیٰ کہ بیماری میں بھی معاف نہیں۔ البتہ بیمار آدمی کو یہ رخصت حاصل ہے کہ اگر وہ کھڑا نہ ہوسکتا ہو، تو بیٹھ کر، بیٹھ بھی نہ سکتا ہو، تو لیٹے ہُوئے کروٹ پر، یہ بھی ممکن نہ ہو تو چت لیٹے ہُوئے نماز پڑھ لے۔[2] بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں، رکوع جھک کر کرے، سجدے میں، رکوع کی نسبت، زیادہ جُھکے۔ لیکن اگر سجدہ زمین پر کرسکتا ہو تو پھر سجدہ زمین پر ہی کرے۔ لیٹے ہُوئے پڑھنے کی صُورت میں اشارے سے نماز پڑھ لے۔[3]

بے ہوش آدمی چونکہ نماز پڑھ ہی نہیں سکتا، اِس لیے اگر بے ہوشی کی مدت لمبی ہو جائے تو جب تک وہ بے ہوش رہے گا، فریضۂ نماز اُس سے ساقط رہے گا، بے ہوشی کے دوران رہ جانے والی نمازوں کی ادائیگی ضروری نہیں۔ جب ہوش میں آئے گا تو وہ وقت جس نماز کا ہوگا، صِرف وہی نماز اس کے لیے ضروری ہو گی۔

❀ ❀ ❀

---

[1] کتاب قیام اللیل، ابن نصر مروزی، ومُصنَّف ابن ابی شیبہ۔

[2] صحیح بخاری: التقصیر، باب اذا لم یُطق قاعدًا صلّی علیٰ جنب: ۱۱۱۷۔ النسائی۔

[3] فقہ السنۃ: ۱/۲۳۴۔

نمازِ استخارہ

جب اِنسان کسی اہم معاملے میں رہنمائی اور مشورے کا طالب اور ضرورت مند ہو تو اسے اپنے مخلص دوستوں اور اہل اللہ قسم کے لوگوں سے مشاورت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے بھی طلب خیر کے لیے دُعا کرنی چاہیے، اس کا طریقہ نبی ﷺ نے یہ بتلایا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر دُعائے اِستخارہ پڑھے۔

❀ یہ دُعاء سلام پھیرنے سے قبل تشہّد کے آخر میں بھی پڑھ سکتا ہے اور سلام پھیرنے کے بعد بھی۔ زبانی یاد نہ ہو تو دیکھ کر پڑھ لے۔

❀ اسی طرح یہ دُعاء، دو رکعت پڑھ کر، کسی وقت بھی مانگی جا سکتی ہے، رات ہی کو ضروری نہیں، جیسا کہ عام طور پر مشہور ہے۔

❀ یہ جو مشہور ہے کہ رات کو خواب میں کچھ اِشارہ یا رہنمائی مل جاتی ہے، بلا ثبوت ہے۔ ضروری نہیں کہ استخارہ کرنے والے کو خواب میں کچھ بتلا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کسی کی واضح رہنمائی فرما دے، یہ ممکن تو ہے، لیکن لازمی نہیں۔ یہ صرف اللہ سے دُعاء کرنے (یعنی طلبِ خیر) کا ایک طریقہ ہے جو ہمیں سکھلایا گیا ہے۔ یہ دُعاء بارگاہِ الٰہی میں قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ یہ معلوم کرنے کا ہمارے پاس کوئی متعین ذریعہ نہیں ہے۔ اِس لیے ہمارا کام اللہ سے دُعاء کرنا ہے، باربار استخارہ کریں، جتنا موقع ملے، استخارے کے ذریعے سے دُعاء کرتے رہیں اور اللہ سے خیر کی اُمید رکھیں اور پھر ظاہری اسباب کی حد تک تمام پہلوؤں پر سوچ بچار کرکے اللہ کے بھروسے پر اس کام کو کر گزریں۔

دُعائے اِستخارہ حسب ذیل ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ ،

اے اللہ ! مَیں تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہُوں تیرے علم کے ذریعے سے

وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ ، وَاَسْئَلُكَ مِنْ

اور تجھ سے طاقت مانگتا ہُوں تیری طاقت کے ذریعے سے ، اور تجھ سے سوال کرتا ہُوں

فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَآ

تیرے فضل عظیم کا ، اس لیے کہ تو طاقت رکھتا ہے اور مَیں

اَقْدِرُ ، وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ ، وَاَنْتَ عَلَّامُ

طاقت نہیں رکھتا ، اور تو جانتا ہے اور مَیں نہیں جانتا ، اور تو جاننے والا ہے

الْغُیُوْبِ ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ

تمام غیبوں کا ، اے اللہ ! اگر تو جانتا ہے کہ بیشک

هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ

یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین میں اور میری معاش میں

وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ ... فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ

اور میرے انجام کار میں ، تو تُو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور اسے میرے لیے

لِیْ ، ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ - وَاِنْ كُنْتَ

آسان فرما دے ، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے ، اور اگر تُو

تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
جانتا ہے کہ بیشک یہ کام میرے لیے بُرا ہے میرے دین میں

وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ... فَاصْرِفْهُ
اور میری معاش میں اور میرے انجام کار میں، تو تو اس کو پھیر دے

عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ
مجھ سے اور مجھ کو پھیر دے اس سے، اور مقدر کر دے میرے لیے بھلائی

حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔ ①
جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے راضی کر دے اس کے ساتھ۔

ملحوظہ اس دُعا میں ــ هٰذَا الْاَمْرَ ــ کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے، مثلاً هٰذَا النِّکَاحَ یا هٰذَا الْبَیْعَ، یا هٰذَا الْاَمْرَ پر پہنچ کر دل میں اپنے اس کام کی نیت مستحضر کرلے جس کے لیے وہ استخارہ کر رہا ہے۔

نمازِ حاجت نمازِ حاجت سے متعلق دُعا والی حدیث سنداً ضعیف ہے جبکہ نمازِ حاجت مسنون عمل ہے لہذا اِسکا طریقہ یہ ہوگا کہ دو رکعت پڑھ کر اپنی حاجت کے مطابق اپنی زبان میں اللہ سے دُعا کرلی جائے یا دعائے استخارہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

① صحیح بخاری: التہجد، باب ما جاء فی التطوع مثنیٰ مثنیٰ، حدیث: ۱۱۶۲۔

نمازِ جنازہ

نماز جنازہ ، رکوع سجود کے بغیر، کھڑے کھڑے ہی پڑھی جاتی ہے، اس کی چار تکبیرات ہیں ۔

- پہلی تکبیر (اللّٰہُ اکبر) کے بعد، حمد وثناء سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سُورت پڑھی جاتی ہے۔
- دوسری تکبیر کے بعد وہ درودِ ابراہیمی ، جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں ۔
- تیسری تکبیر کے بعد میّت کی مغفرت کے لیے وہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔
- اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیا جاتا ہے ۔

نمازِ جنازہ کی دُعائیں حسبِ ذیل ہیں :

پہلی دُعاء

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا

اے اللہ ! بخش دے ہمارے زندہ اور ہمارے مُردہ کو

وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا

ہمارے حاضر اور ہمارے غائب کو ، ہمارے چھوٹے اور ہمارے بڑے کو

وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ

اور ہمارے مَردوں اور ہماری عورتوں کو ، اے اللہ ! جس کو تُو زندہ رکھے

مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ

ہم میں سے تو زندہ رکھ اُس کو اوپر اسلام کے ، اور جس کو تو فوت کرے

مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا

ہم میں سے تو فوت کر اُسے اوپر ایمان کے ، اے اللہ! ہمیں

تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔ (1)

محروم نہ رکھنا اس کے اَجر سے اور ہمیں گمراہ نہ کرنا اس کے بعد۔

دوسری دُعا: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ

اے اللہ! اس کو بخشش دے ، اس پر رحم فرما

وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ

اسے عافیت دے اور معاف کر دے اسے ، اور اچھی کر مہمانی اس کی

وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَ

اور فراخ کر دے اس کی قبر ، اور دھو دے اسے پانی ،

الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

اولوں اور برف سے ، اور صاف کر دے اسے گناہوں سے جیسے

---

(1) ابن ماجہ: الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ، حدیث: ۱۴۹۸ ـ ابو داؤد، حدیث: ۳۲۰۱۔

يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَ

صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل کچیل سے ، اور

اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا

عطا فرما اسے گھر زیادہ بہتر اس کے گھر سے ، اور گھر والے زیادہ بہتر

مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَ

اس کے گھر والوں سے اور بیوی زیادہ بہتر اس کی بیوی سے، اور

اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ

داخل فرما اسے جنّت میں ، اور بچا اسے عذاب

الْقَبْرِ (وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)(1)۔

قبر سے ۔ (اور حفاظت فرما اس کی قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے)۔

ان دو دُعاؤں کے علاوہ اور بھی بعض دعائیں ہیں جو مفصل کتابوں میں موجُود ہیں۔

عورت کی نمازِ جنازہ

عورت کے جنازے کے لیے بھی مذکورہ دُعائیں ہی پڑھی جائیں۔ البتہ ضمیروں میں تبدیلی کر لی جائے۔یعنی لَهٗ کی جگہ لَهَا ، وَارْحَمْهُ کی جگہ وَارْحَمْهَا وغیرہ۔ تاہم یہ ضروری نہیں۔علماء نے لکھا ہے کہ ضمیر کی تبدیلی کے بغیر بھی یہ دُعائیں عورت کے لیے پڑھی جا سکتی ہیں۔(تحفۃ الاحوذی)

---

(1) صحیح مسلم : الجنائز ، باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ ، حدیث : ۹۶۳ ۔

بچّے کی نمازِ جنازہ کی دعاء بچّے کی نمازِ جنازہ کس طرح پڑھی جائے ؟ اس کی خصوصی وضاحت حدیث میں نہیں ملتی۔ تاہم حضرت حسن (بصری) سے تعلیقًا یہ مروی ہے کہ وہ بچّے کے لیے حسبِ ذیل دُعاء پڑھتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا۔[1]

اے اللہ! کردے اس کو ہمارے لیے پیش رو، اور میرِ سامان اور (باعثِ) اجر۔

یعنی تیسری تکبیر کے بعد میّت کے لیے جو مغفرت کی دُعائیں پڑھی جاتی ہیں، ان کی جگہ یہ دُعاء پڑھی جائے، تاہم اگر پہلی دُعاء بھی پڑھ لی جائے، تو مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں چھوٹے بڑے سب کی مغفرت کے لیے دُعائیہ الفاظ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

میّت کو قبر میں اتارتے وقت کی دُعاء بِسْمِ اللّٰہِ وَ

اللہ کے نام سے اور

بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔[2]

اللہ کی توفیق کے ساتھ، اور رسُول اللہ کے مذہب پر۔

یہ دُعاء اس طرح بھی منقول ہے: بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔

دفن کرنے کے بعد کی دُعاء نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے کہ اپنے بھائی کی بخشش کی اور ثابت قدم

---

① صحیح بخاری: تعلیقًا، الجنائز، باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ، حدیث ۱۳۲۵ سے قبل۔
② ارواء الغلیل: ۲/ ۱۹۷۔

رہنے کی دُعا مانگو، کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔[1] اس کے لیے علماء نے یہ الفاظ پڑھنے کی تلقین کی ہے:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔

اے اللہ! اس کو ثابت قدم رکھنا قولِ ثابت کے ساتھ۔

قولِ ثابت (مضبوط بات) سے مُراد کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قبر میں توحید و رسالت سے متعلق سوال میں میّت کو ثابت قدم رکھنا اور صحیح جواب دینے کی توفیق سے نوازنا۔

قبروں کی زیارت کی دعا قبرستان میں جائیں تو یہ دُعا پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ

سلامتی ہو تم پر اے ان گھروں کے رہنے والے

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ

مومنو اور مسلمانو! اور بیشک ہم بھی، اگر چاہا اللہ نے، تمہارے

لَلَاحِقُوْنَ۔ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ۔[2]

پاس ضرور پہنچنے والے ہیں۔ ہم سوال کرتے ہیں اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا۔

---

[1] ابو داؤد: الجنائز۔ باب الاستغفار عند القبر... حدیث: ۳۲۲۱۔

[2] صحیح مسلم: الجنائز، حدیث: ۹۷۵۔ سُنن ابن ماجہ، الجنائز حدیث: ۱۵۴۷

روزمرہ کی اہم اور ضروری دُعائیں

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیٓ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے

اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ؕ ①

جس نے ہمیں زندہ کیا، بعد اسکے کہ اس نے ہمیں مار دیا تھا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دُعا "بِسْمِ اللّٰهِ" اَللّٰهُمَّ

اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ!

اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَ الْخَبَآئِثِ ؕ ②

میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیثوں اور خبیثنیوں سے۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دُعا "غُفْرَانَكَ" ③

(اے اللہ! میں) تیری بخشش (چاہتا ہوں)

وضوء سے پہلے پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ ؕ ④

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔

① صحیح بخاری، حدیث: ۶۳۱۲ - صحیح مسلم، حدیث: ۲۷۱۱ -

② صحیح بخاری، حدیث: ۱۴۲ - صحیح مسلم، حدیث: ۳۷۵، شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" کی زیادتی سعید بن منصور نے بیان کی ہے دیکھیے فتح الباری: ۱/۲۴۴ - ③ ابوداؤد، حدیث: ۳۰ اور دیکھیے تخریج زاد المعاد: ۲/۳۸۷ - ④ ابوداؤد، حدیث: ۱۰۱ اور دیکھیے ارواء الغلیل: ۱/۱۲۲ -

وضوء سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعائیں

اَشْهَدُ اَنْ
میں شہادت دیتا ہوں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
کہ کوئی (سچا) معبود نہیں سوائے اللہ اکیلے کے، اُس کا کوئی شریک نہیں،

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط ①
اور مَیں گواہی دیتا ہُوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسُول ہیں۔

٢- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ
اے اللہ! مجھے بنا دے بہت توبہ کرنے والوں میں سے

وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط ②
اور کر دے مجھے پاک صاف رہنے والوں میں سے۔

ملحوظہ: یہ دعائیں پڑھتے وقت آسمان کی طرف نگاہ کر کے انگلی اُٹھانے والی حدیث ضعیف ہے۔ اس لیے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

گھر سے نکلتے وقت کی دُعائیں

١- بِسْمِ اللّٰهِ
(میں اِس گھر سے) اللہ کے نام کے ساتھ (نکل رہا ہُوں)

① صحیح مسلم، حدیث: ٢٣٤۔ ② ترمذی، حدیث: ٥٥ اور دیکھیے صحیح الترمذی: ١٨/١۔ بعض مُحدّثین نے اِن الفاظ کو اضطراب کی بنا پر معلول کہا ہے۔ لیکن شیخ البانیؒ نے اسے تسلیم نہیں کیا۔ علاوہ ازیں اس کا شاہد بھی بیان کیا ہے۔ دیکھیے ارواء الغلیل ١/١٣٥)

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ط ①

میں نے بھروسا کیا اللہ پر، اور گناہ سے بچنے کی ہمّت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اللہ کی توفیق ہی سے۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ، أَوْ أُضَلَّ

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں (اِس بات سے) کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا مجھے گمراہ کر دیا جائے،

أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ

میں پھسل جاؤں یا مجھے پھسلا دیا جائے، میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔

أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ ط ②

مَیں کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا میرے ساتھ جہالت سے پیش آیا جائے۔

اذان کا جواب

اذان سُن کر وہی الفاظ کہے جو مؤذن کہتا ہے۔ البتّہ

"حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ"

آؤ! نماز کی طرف — آؤ! کامیابی کی طرف

کے جواب میں کہے:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ③

بُرائی سے بچنے کی ہمّت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت، مگر اللہ کی توفیق ہی سے۔

① ابوداؤد، حدیث: ۵۰۹۵، ترمذی، حدیث: ۳۴۲۶ اور دیکھیے صحیح الترمذی: ۱۵۱/۳۔

② ابوداؤد، حدیث: ۵۰۹۴۔ ترمذی، حدیث: ۳۴۲۷ اور دیکھیے صحیح الترمذی: ۱۵۲/۳۔

③ صحیح بخاری، حدیث: ۶۱۳، صحیح مسلم حدیث: ۳۸۵۔

اذان کے بعد درود شریف اور دُعاء

اذان کا جواب دینے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجے۔

پھر یہ دُعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ

اے اللہ! رب اِس دعوت کامل اور قائم ہونے والی

الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا الْوَسِیْلَةَ وَ الْفَضِیْلَةَ

نماز کے عطا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص تقرب اور خاص فضیلت

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ [1]

اور انہیں فائز فرما اس مقام محمود پر جس کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دُعاء

"بِسْمِ اللّٰهِ" (ا)

اللہ کے نام کے ساتھ (داخل ہوتا ہُوں)

"وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ" (ب)

اور صلوٰۃ و سلام ہو رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

"اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" (ج) [2]

اے اللہ! کھول دے میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے۔

[1] صحیح بخاری، حدیث: ۶۱۴۔

[2] ا: ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۷۷۱ - ب: ترمذی، حدیث: ۳۱۴

(باقی اگلے صفحہ پر)

ملحوظہ: مسلم کی روایت کے مطابق اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھ لینا بھی کافی ہے۔

مسجد سے نکلنے کی دعاء

"بِسْمِ اللّٰهِ"[ا] "وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ"[ب] "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"[ج] "اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ"[د] ط ①

اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلتا ہوں) اور صلوٰۃ و سلام ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل کا۔ اے اللہ! مجھے بچا کے رکھ شیطان مردود سے۔

ملحوظہ: مسلم کی روایت کے مطابق اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ، پڑھ لینا بھی کافی ہے۔

(بقیہ صفحہ گزشتہ) دیکھیے صحیح الجامع: ۱/ ۵۱۵ ۔ ج: صحیح مسلم، حدیث: ۷۱۳، ابن ماجہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دعاء مروی ہے (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)۔ البانی نے اس کے شواہد کی وجہ سے اسے صحیح کہا ہے۔ دیکھیے صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۲۸-۱۲۹۔

① ا: ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۷۷۱ ۔ ب: ترمذی، حدیث: ۳۱۴ دیکھیے صحیح الجامع: ۱/۵۱۵ ۔ ج: صحیح مسلم حدیث: ۷۱۳، ابوداؤد، حدیث: ۴۶۵، دیکھیے صحیح الجامع: ۱/۵۲۸ ۔ د: ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۷۷۳ ۔ دیکھیے صحیح ابن ماجہ: ۱/۱۲۹۔

سجدۂ تلاوت کی دُعا۔

اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا

اے اللہ تو لکھ دے میرے لیے اِس کے سبب

عِنْدَكَ اَجْرًا وَ ضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا

اپنے ہاں اَجر، اور دُور کر دے مجھ سے اِس کے سبب گُناہ

وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْھَا

اور بنا دے اِسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ اور قبول فرما اِسے

مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ ①

مجھ سے جیسے تونے قبول فرمایا اِسے اپنے بندے داؤد (علیہ السلام) سے۔

کھانا کھانے سے پہلے کی دُعا۔

ا۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے

تو اُسے بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا) شروع کرتا ہُوں) کہنا چاہیے اور اگر شروع میں کہنا بھول جائے تو اُسے

بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَ اٰخِرِهٖ۔ ②

"اللہ کے نام کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہُوں) اسکے شروع اور اسکے آخر میں"

کہنا چاہیے۔

① جامع الترمذی، الجمعہ باب ما جاء ما یقول فی سجود القرآن حدیث: ۵۷۹

② ابوداؤد، حدیث: ۳۷۶۷ - ترمذی، حدیث: ۱۸۵۸ -

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے، اُسے کہنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ۔

اے اللہ! برکت عطا کر ہمارے لیے اس میں اور کھلا ہمیں زیادہ بہتر اس سے۔

دُودھ پینے کی دُعا

جسے اللہ تعالیٰ دُودھ پلائے، اُسے کہنا چاہیے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (۱)

الٰہی! برکت فرما ہمارے لیے اس میں اور زیادہ دے ہمیں اس سے بھی۔

کھانے سے فراغت کے بعد کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے

الَّذِیْٓ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ

جس نے یہ (کھانا) مجھے کھلایا اور مجھے یہ (کھانا) عطا کیا بغیر میری کسی

حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (۲)

طاقت کے اور بغیر میری کسی قوت کے۔

مہمان کی میزبان کے لیے دُعائیں

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ

اے اللہ! برکت عطا فرما ان کے لیے

(۱) ترمذی، حدیث: ۳۴۵۵ اور دیکھیے صحیح الترمذی: ۱۵۸/۳۔

(۲) ابوداؤد، حدیث: ۴۰۲۳۔ ترمذی، حدیث: ۳۴۵۸ اور دیکھیے صحیح الترمذی: ۱۵۹/۳۔

فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ ①

ان چیزوں میں جو دیں تو نے ان کو اور انہیں معاف فرما اور ان پر رحم فرما۔

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ ②

اے اللہ! کھلا اسے جس نے مجھے کھلایا اور پلا اسے جس نے مجھے پلایا۔

۳۔ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ۔ ③

افطار کرتے رہیں تمہارے ہاں روزہ دار اور کھاتے رہیں تمہارا کھانا نیک لوگ اور دعائیں کرتے رہیں تمہارے لیے اللہ کے فرشتے۔

ادائیگی قرض کی دعاء

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ

اے اللہ! تو مجھے کافی ہوجا اپنے حلال کے ساتھ اپنی

① صحیح مسلم، حدیث: ۲۰۴۲۔ ② صحیح مسلم، حدیث: ۲۰۵۵۔

③ ابوداؤد، حدیث: ۳۸۵۴۔ ابن ماجہ، حدیث: ۱۷۴۷۔ نسائی، "عمل الیوم واللیلۃ" حدیث نمبر: ۲۹۶-۲۹۸ اور بیان کیا کہ نبی علیہ السلام جب اہل خانہ کے ہاں افطار کرتے تو یہ دُعا پڑھتے البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح ابی داؤد: ۲/۷۳۰۔

حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔[1]

حرام (کردہ) چیزوں سے اور مجھے بے نیاز کر دے اپنے فضل سے، اپنے ماسوا سے۔

مشکل کام کی آسانی کے لیے دُعا

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ

اے اللہ! نہیں ہے کوئی کام آسان

اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا وَّ اَنْتَ تَجْعَلُ

مگر وہی جسے کر دے تو آسان اور تو کر دیتا ہے

الْحُزْنَ اِذَا شِئْتَ سَهْلًا۔[2]

مشکل کام کو، جب تو چاہے، آسان۔

بیمار پُرسی کی فضیلت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کیلیے جاتا ہے تو وہ بیٹھنے تک جنت کے میووں میں چلتا ہے۔ جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر صبح کا وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دُعا کرتے رہتے ہیں۔[3]

مبتلائے مُصیبت کی دُعا

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ

یقیناً ہم اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف

① ترمذی، حدیث: ۳۵۶۳۔ دیکھیے صحیح الترمذی: ۱۸۰/۳۔

② صحیح ابن حبان حدیث نمبر: ۲۴۲۷ "موارد" ابن السنی حدیث نمبر: ۳۵۱۔ حافظ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

③ ترمذی، حدیث: ۹۶۹، ۹۶۷۔ ابن ماجہ، حدیث: ۱۴۴۲ اور دیکھیے صحیح ابن ماجہ: ۲۴۴/۱ اور صحیح الترمذی: ۲۸۶/۱، احمد شاکر نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اُجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ

لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! اَجر دے مجھے میرے صدمے میں

وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا۔①

اور بدلے میں دے مجھے زیادہ بہتر اِس سے۔

چاند دیکھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا

اے اللہ! تو طلوع فرما اسے ہم پر

بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ

امن اور ایمان اور سلامتی

وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔②

اور اِسلام کے ساتھ، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

روزہ افطار کرتے وقت کی دُعا

ذَهَبَ الظَّمَأُ

چلی گئی پیاس

وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ

اور تر ہو گئیں رگیں اور ثابت ہو گیا اجر

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔③

اگر چاہا اللہ نے

① صحیح مسلم، حدیث: ۹۱۸۔ ② المستدرک، حاکم: ۴/ ۲۱۷، حدیث: ۷۷۶۷، طبع جدید

③ ابوداؤد، حدیث: ۲۳۵۷، اور دیکھیے صحیح الجامع: ۴/ ۲۰۹۔

چھینک کی دُعا

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اُسے کہنا چاہیے :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

اور اس کے دوست یا بھائی کو کہنا چاہیے :

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔

رحم فرمائے تم پر اللہ۔

اور جب اس کا بھائی اسے یہ کہے تو وُہ یہ کہے :

يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔ (۱)

تمہیں ہدایت دے اللہ ، اور درست کرے تمہارا حال۔

اچھّا سلوک کرنے والے کے لیے دُعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔ (۲)

بدلہ دے تمہیں اللہ (اس سے) زیادہ بہتر۔

سفر کی دُعا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ،

اللہ سب سے بڑا ہے ، اللہ سب سے بڑا ہے۔

---

(۱) صحیح بخاری ، حدیث : ۶۲۲۴۔

(۲) ترمذی حدیث : ۲۰۳۵ دیکھیے صحیح الجامع : ۶۲۴۴ اور صحیح الترمذی : ۲/۲۰۰۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا

اللہ سب سے بڑا ہے پاک ہے وہ ذات جس نے تابع کردیا ہمارے اسے

وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

ورنہ نہیں تھے ہم اسے قابو میں لا سکنے والے اور یقیناً ہم اپنے رب ہی کی طرف

لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِىْ

واپس جانے والے ہیں ۔ اے اللہ ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں

سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ

اپنے اس سفر میں نیکی اور تقوٰی کا اور ایسے عمل کا

مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا

جسے تو پسند فرمائے ۔ اے اللہ ! آسان فرما دے ہم پر ہمارا یہ سفر

وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

اور لپیٹ دے ہم سے اسکی لمبی مسافت کو ۔ اے اللہ ! تو ہی (ہمارا) ساتھی ہے

فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ

اس سفر میں اور (تو ہی ہمارا) جانشین ہے گھر (اور گھر) والوں میں ۔ اے اللہ !

اِنِّىْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ

میں تیری پناہ میں آتا ہوں سفر کی مشقت سے اور (اسکے) تکلیف دہ

الْمَنْظَرِ وَسُوْٓءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ

منظر سے اور بُری تبدیلی سے مال میں اور گھر والوں میں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپسی پر بھی یہی الفاظ کہتے اور ان میں یہ اضافہ کرتے:

اٰئِبُوْنَ، تَآئِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

(ہم) واپس لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اور اپنے رب

حَامِدُوْنَ۔①

ہی کی تعریف کرنے والے ہیں۔

مجلس کا کفّارہ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو اے اللہ! اپنی تعریفوں سمیت۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

مَیں گواہی دیتا ہُوں یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے

وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔②

اور رُجوع کرتا ہُوں تیری طرف۔

سونے کے وقت کی دُعائیں

۱ – دونوں ہتھیلیاں ساتھ مِلا کر سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور

① صحیح مسلم، حدیث: ۱۳۴۲ ② ابوداؤد، حدیث: ۴۸۵۹ - ترمذی، حدیث: ۳۴۳۳ اور دیکھیے صحیح الترمذی: ۳/۱۵۳۔

سورۃ الناس پڑھے، پھر ان میں پھونک مارے اور دونوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہو پھیرے، سر، چہرے جسم کے سامنے والے حصّے سے شروع کرے۔ اس طرح تین دفعہ کرے۔①

۲۔ جب تم بستر پر پہنچو اور آیۃ الکرسی (اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) مکمل پڑھو تو اللہ کی طرف سے ایک محافظ مقرر ہو جائے گا اور شیطان صبح تک تمہارے قریب بھی نہ آسکے گا۔② علاوہ ازیں سورۂ الٓمّٓ السجدہ اور سورۃ الملک کا بھی سونے کے وقت پڑھنا مسنون ہے۔

۳۔ جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ.... اَلْكٰفِرِیْنَ) رات کے وقت پڑھتا ہے تو وہ اس کے لیے کافی ہوتی ہیں۔

۴۔ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے۔) ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (ہر تعریف اللہ کے لیے ہے) اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) کہے، یہ اس کے لیے ایک نوکر سے بہتر ہیں۔③

۵۔ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا④

اے اللہ! تیرے ہی نام کے ساتھ میں مرتا اور زندہ ہوتا ہوں۔
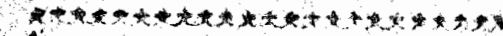
① صحیح بخاری، حدیث: ۵۰۱۷ ② صحیح بخاری، حدیث: ۲۳۱۱

③ صحیح بخاری، حدیث: ۶۳۱۸ - ④ صحیح بخاری، حدیث: ۶۳۲۵ - صحیح مسلم، حدیث: ۲۷۱۱ -

ہر فرد، ہر گھر اور ہر مسجد کی ضرورت

نماز دین کا ستون اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ روز حساب سب سے پہلے نماز ہی کی باز پرس ہوگی۔ یہ معراج کا سب سے عظیم تحفہ ہے جس کی حفاظت اور مسنون ادائیگی کے بارے میں سیکڑوں احادیث ملتی ہیں' آپ ﷺ کے طریقے کا مستند' صحیح اور مسنون نقشہ کیا ہے؟ اسے اس مختصر ''نماز محمدی'' میں بڑی تحقیق اور شرعی ذمہ داری کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ ہمیں خود اپنی نمازوں کو مسنون بنانا چاہیے اور دوسروں کو بھی اس کی طرف متوجہ کرنا چاہیے۔

اس مقصد کے لیے یہ ایڈیشن دارالسلام نے خالصتاً دعوتی بنیادوں پر طباعت کے بہترین معیار پر شائع کیا ہے۔ اہل خیر آگے بڑھیں اور اس کی تقسیم کے لیے دل کھول کر تعاون فرمائیں' بالخصوص مساجد میں بچوں کو یہ نماز باترجمہ حفظ کرانے کا اہتمام کریں۔ یہ تعاون دین و دنیا میں ہم سب کے لیے اجر و رحمت کا باعث بنے گا۔ ان شاء اللہ

ISBN 969913458-5
9 789699 134586

ریاض • جدہ • شارجہ • لاهور • کراچی
اسلام آباد • لندن • هیوسٹن • نیو یارک